بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیاز کے متعلق ایک روایت کی تحقیق

چند دن قبل کچھ ساتھیوں نے تحقیق کے لئے ایک ویڈیو کلپ ارسال کی تھی، جس میں اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کرکے ایک بات بیان کی جارہی تھی،کہ جب تم کسی شہر میں جاؤ تو سب سے پہلے وہاں کی پیاز کھالیا کرو،تو اس شہر کی تمام بیماریاں تم سے دور ہوجائے گی ،اس کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب باسم الملهم من الصواب:

ویڈیو میں بیان کردہ بات کا متن کچھ اس طرح ہے:

"إذا دخلتم بلدا ،فكلوا من بصلها ،يطرد عنكم وباءها"(جب تم کسی شہر میں داخل ہوں،تو وہاں کی پیاز کھالیا کرو،اس کے ذریعے سے تم سے وہاں کی وبائی بیماریاں دور رہے گی)

اور بعض کتابوں میں کچھ اس طرح کے بھی الفاظ وارد ہوئے ہیں:

. "إذا دخلتم بلدة وبيئة فخفتم وباءها،فعليكم ببصلها" (جب تم کسی وبا زدہ شہر میں داخل ہو،اور اس سے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو،تو وہاں کی پیاز کھالو)

تلاشِ بسیار کے باوجود حدیث کے مستند و معتبر مآخذ میں سے کسی بھی ماخذ میں حدیث ہونے کی حیثیت سے اس کی تصریح نہیں مل سکی ،البتہ یوسف بن حسن بن أحمد بن حسن ابن عبد الهادي الصالحي، جمال الدين، ابن المِبْرَد

الحنبلي (المتوفی::۹۰۹ھ) نے اپنی کتاب التخریج الصغیر والتحبیر الکبیر میں اس کو ذکر کیاہے،لیکن درجۂ حدیث کی کوئی تصریح نہیں کی، کتاب مذکور کی عبارت ملاحظہ ہو

إذا دخلتم بلادا فكلوا من بصلها يطرد عنكم وباءها،في فوائد أبى القاسم الدمشقى

التخريج الصغير والتحبير الكبير،المادة:الهمزة،ج:٣،ص:٣٧،رقم الحديث:١٣٦،ط:دارالنوادر سوريا

اسی طرح شیعہ کے بھی بعض معتبر ومستند مآخذ (عندھم) کے مصنفین نے بھی اللہ کے رسول ﷺ کی طرف نسبت کرکے مذکورہ بات بیان کی ہیں،ان کی کتابوں کی عبارات ملاحظہ ہو۔

ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد البرقی (المتوفی:۲۷٤/۲۸۰ھ)اپنی کتاب ,, **کتاب المحاسن**،، میں ذکر کرتے ہیں:

عن محمد بن على،عن محمد بن الفضيل،عن عبد الرحمن بن يزيد بن اسلم،عن ابى عبدالله. (ع)قال قال رسول الله(ص) إذا دخلتم بلدا فكلوا من بصلها،يطردعنكم وباءها

كتاب المحاسن للبرقي،كتاب المآكل من المحاسن،باب العسل،ج:٢،ص:٥٢٢،رقم الباب:١٠١،رقم الحديث:٧٤٠،ت:السيد جلال الدين الحسيني المشتهر بالمحدث،ط:دار الكتب الاسلامية

اسی طرح شیعہ کے بڑے عالم شیخ محمد باقر المجلسی (المتوفی:۱۱۱۰ھ) نے بھی اپنی کتاب ,, بحار الانوار،، میں اس کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف نسبت کرکے حدیث ہونے کی حیثیت سے ذکر کیا۔

عن محمد بن على،عن محمد بن الفضيل ،عن عبد الرحمن بن يزيد بن اسلم،عن ابي عبد الله،عليه السلام،قال قال رسولﷺ:اذا دخلتم بلادا كلوا من بصلها يطرد عنكم وباءها

بحار الأنوار،ابواب البقول،البصل والثوم،رقم الباب:٢٠،رقم الحديث:٩،ج:٦٦،ص:٢٤٩،

ط:إحياء الكتب الاسلامية إيران

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی کوئی بات اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے،بل کہ یہ ایک من گھڑت اور فرضی بات ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کردی گئی ہے،جیسا کہ علامہ عجلونیؒ (المتوفی :١١٦٢ھ)لکھتے ہیں:

میں نے اس بات کو صرف ایک ایسے بے نام رسالہ میں دیکھا جس کے مصنف کا بھی کوئی علم نہیں،اور اس میں اس اس بات کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کرکے بیان کیا گیا ہے،مزید اس میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں قلّتِ اولاد کی شکایت لے کر حاضر ہوا،توآپ نے انہیں پیاز کھانے کاحکم دیا،اسی طرح اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا،کہ اپنے دسترخوان پرپیاز رکھا کرو،کیوں کہ وہ بھی تسمیہ کے ساتھ شیطان کو بھگاتا ہے،جس طرح ماقبل کی باتوں پر وضع کے آثار دکھائی دیتے ہیں،اسی طرح اس پر بھی ہے (موضوع ہے)۔

إذا دخلتم بلدة وبيئة فخفتم وباءها فعليكم ببصلها) لم أره إلا في رسالة مجهولة الاسم والمؤلف وذكره فيها مرفوعا للنبي صلى الله عليه وسلم من غير عزو وقال فيها أيضا جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم وشكا إليه قلة الولد فأمره بأكل البصل وذكر فيها أيضا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحضروا موائدكم البقل فإنه مطردة للشيطان مع التسمية وعليه كسابقه إمارة الوضع فليراجع

كشف الخفا ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث علىٰ ألسنة الناس،ج:١،ص:٨٨،رقم الحديث:٢٨٨،ط: مكتبة القدسي

لہذا اس طرح کی واہیات اور من گھڑت باتیں بیان کرنے اور ان کو عام کرنے سے گریز کرنا چاہیئے،تاکہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیان کردہ وعید کا کہیں مصداق نہ بن جائے۔

ہذاماظہر لی عندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ العبد سید شعیب

خادم التدریس دارلعلوم سیندھوا

۱۷ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ